مولاناڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختارؒ کی علمی اورادبی خدمات

* محمد اسلم راجپر

** منیر احمد خان

ABSTRACT

Mohammad HabibuallhMukhtar the scholars of Fiqh and Hadith, he was the head of Jamia-tu-uloomislamiaBenori town Karachi was a good teacher, good writer and good translator, he possessed a Charming polite and mild personality, his services for the preaching and uplifting of Islam are numerous well known. He was writer of great importance, and his books in Arabic and Urdu speech volumes which are imbued with Islamic knowledge and Islamic unity. He was well organizer and reputed administrator he had provided modern facilities and modern methodologies of teaching for the teacher and students in the Jamia. He had endeavored his best to reform and reshapes the curriculum with latest knowledge and expansion of Islamic knowledge. He was an authority on Hadith.He was a mentor of many scholars, teachers and writers who distributed their fond knowledge for the development of nation, Muslim umah and Islam. He was an authority of Hadith in some extent his expertisement on Jamu-i-Termizi and its relationship with other books of Hadith was really applaundable and worthy of note, simplified the study of Hadith ever for the common people to understand.

Keywords: Educational, Literature, Services, Islam, Mohammad HabibuallhMukhtar.

تمہید

حضرت مولاناڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار (رحمتہ اللہ علیہ) ۱۹۴۴ءمیں دہلی میں پیدا ہوئے، مولانا کے والد حکیم مختار حسن خاں صاحب بہت پائے کے حاذق حکیم وطبیب تھے، دہلی میں طب کی تعلیم حاصل کی اور ہجرت کے بعد کراچی میں حکمت فرماتے رہے، اور حضرت مولانا الیاس صاحب رحمتہ اللہ کے زمانے سے دعوت تبلیغ کے کام میں سرگرم رہے۔ حضرت مولاناڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم نانک واڑہ میں حاصل کی کچھ عرصہ دارالعلوم کورنگی میں پڑھتے رہے بعد میں جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں داخلہ لیااور ۱۹۶۳ءمیں اسی ادارہ سے تعلیم مکمل کی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان میں پورے پاکستان میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ تخصص فی العلوم الحدیث میں دوسالہ نصاب مکمل کرکے ۱۹۶۵ءمیں تخصص کی ڈگری فرسٹ پوزیشن سے حاصل

* لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھری میرواہ ضلع خیرپور برقی پتاaslamaligohar@gmail.com:

** پروفیسر،ڈاکٹر،کلیہ معارفِ اسلامیہ،جامعہ سندھ

تاریخ موصولہ: ۲/۱/۲۰۱۶ء

کی۔ ایک سال دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ میں معاون مفتی کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۶۶ء میں اسلامی یونیورسٹی جامعہ علوم اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیا اور چار سالہ نصاب مکمل کر کے ۱۹۷۰ء میں لیسانس کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۳ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم اے عربی میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۸۱ء میں کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کی ز ندگی ہی میں مجلس دعوت و تحقیق اسلامی اور دارالتصنیف کے نگراں مقرر ہوئے۔ حضرت اقدس علامہ بنوری رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد جامعہ علوم اسلامیہ کے نائب مہتمم مقرر ہوئے۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ۱۹۹۱ء میں جامعہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب سلسلہ قادریہ میں حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور انہی سے مجاز بیعت ہوئے[1]۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے اپنے کچھ خاص الخاص بندوں کو چن لیتا ہے۔ ایسے ہی خوش نصیب وسعادت مند بندوں میں سے حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب مختار بھی تھے۔ حضرت علامہ حبیب اللہ مختار جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو گوناگوں صفات سے متصف فرمایا تھا۔ پاکیزہ سیرت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریر وتقریر میں بھی ملکہ تامہ عطا فرمایا تھا۔ آپ ایک طرف بہترین مدرس تھے۔ تو دوسری طرف اعلیٰ درجہ کا تصنیفی سلیقے کے ساتھ ایک بہترین مقرر بھی تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی تحقیقی و تصنیفی خدمات پر یوں تو ایک مفصل کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ مگر یہاں نمونہ کے طور پر ان کی اس میدان میں سرانجام دی ہوئی عظیم الشان خدمات کی ایک چھوٹی سی جھلک دکھانے کی کوشش کی جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیقی و تصنیفی خدمات کو سہولت کی خاطر مندرجہ ذیل چار حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

۱) عربی زبان میں تصنیف کی ہوئی کتابیں۔

۲) عربی زبان میں اہم کتابوں کی ایڈیٹنگ یعنی تحقیق و تخریج۔

۳) اردو زبان میں لکھی ہوئی کتابیں۔

۴) عربی زبان سے اردو زبان میں ترجمہ کی ہوئی کتابیں۔

ڈاکٹر صاحب بین الاقوامی سطح کے ایک دانش ور، محقق اور مصنف تھے۔ آپ کے علمی کام کا دائرہ موجودہ دور کی دو اہم بین الاقوامی زبانوں کا احاطہ کرتا ہے۔

(۱) عربی زبان۔ (۲) اردو زبان۔

چونکہ عربی زبان کا شمار دنیا کی اہم اور خوشحال زبانوں میں ہوتا ہے۔ جو کہ ساری دنیا میں بولی، لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے عربی زبان میں لکھنے والا مصنف اپنے خیالات و نظریات ساری دنیا تک پھیلا سکتا ہے۔ اس طرح عربی زبان سے کچھ کم درجہ میں اردو زبان بھی دنیا کے کافی ممالک میں بولی اور لکھی جاتی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اردو بولنے اور سمجھنے والے مل جاتے ہیں۔ یوں ان دونوں زبانوں کا دائرہ وسیع و عریض میدانوں تک پھیلا ہوا ہے۔

عربی زبان میں لکھی ہوئی کتابیں۔

آپ عربی دینی علوم کی طرح عربی زبان کے بھی ماہر عالم وفاضل تھے۔ اس زبان میں آپ کی شاہکار کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ جو کہ عرب دنیا میں مقبولیت وخراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ حضرت کی عربی کتابوں کی فہرست و تعارف کچھ یوں ہے:

(۱) المختار شرح کتاب الآثار: علم وحدیث میں باقاعدگی سے فقہی ابواب کی طرز پر پہلی کتاب لکھنے، جمع کرنے کا شرف امام محمد بن الحسن شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہے۔ جو کہ آپ کے عظیم استاد امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی مرویات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا عربی زبان میں مبسوط مقدمہ اور شرح لکھکر ڈاکٹر صاحب نے ساری دنیا کے عربی مدارس ویونیورسٹیز کے نصابی ضرورت کو پورا کیا کیونکہ دینی مدارس وجامعات کے نصاب تعلیم میں امام محمد بن الحسنؒ کی یہ کتاب شامل ہے۔ مدارس عربیہ وجامعات کے اساتذہ وتلامذہ سب یکساں طور پر آپ کی اس اہم کتاب سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ اس کتاب کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔ اعترافاً بان کتبہ ھی اساس الکتب المدونہ[۲]۔ یعنی: علمائے امت نے اس بات کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ امام محمد بن حسنؒ کی کتابیں اس باب میں مدون کی گئی کتابوں کی اساس وبنیاد ہیں۔

علم حدیث کا ایسا شاندار ذخیرہ جو کہ کتاب الآثار میں جمع کیا گیا ہے۔ آپ کی یہ کتاب چاروں فقہی مسالک کی کتابوں کی بنیاد ہے۔

(۲) السنۃ النبویۃ ومکانتھا فی ضوء القرآن الکریم: جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے "تخصص فی الحدیث" کے شعبہ میں مذکورہ بالا عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا، بعد میں اسی نام سے ایک مبسوط کتاب کی صورت میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین تک پہنچا۔ اسی تحقیقی کتاب میں منکرین حدیث کے باطل نظریات اور غلط شبہات و اعتراضات کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے اور سنت نبوی ﷺ کی اسلام میں اہمیت، اور اس پر عمل کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ عربی / اردو زبان کی یہ کتاب ہر پڑھے لکھے مسلمان کے لیے ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔ جس سے ایمان کو جلا اور روح کو تازگی ملتی ہے[۳]۔

(۳) الامام الترمذی وتخریج کتاب الطھارۃ من جامعہ: دراصل یہ ڈاکٹر صاحب کے جامعہ کراچی سے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کا عنوان تھا۔ بعد میں اسی نام سے المکتبہ البنوریہ کراچی سے کتابی شکل میں شائع ہوا، جو بڑے سائز کے ۷۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کے مقدمہ میں ڈاکٹر صاحب نے علم حدیث کی ۷۶ کتابوں کی فہرست پیش کی ہے۔

جس سے اس گراں قدر مقالے لکھنے میں مدد لی گئی ہے۔ اسی کتاب کے مقدمہ میں ڈاکٹر صاحب وہ دس امتیازی خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو کہ اسی مقالے میں منہج التحقیق ہیں[۴]۔

تحقیق و تخریج کے کام کو اختصار سے بیان کرنے کی غرض سے ڈاکٹر صاحب نے بھی کتابوں کی علامات متعین کر کے مختصر ان کا حوالہ دینے پر اکتفاء کیا ہے۔ فہرس العلامات حسب الحروف الابجدیہ کے عنوان سے مقدمہ میں یہ فہرست صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر ص ۲۴ تک اختتام پذیر ہوتی ہے۔

۷۶ ار کتابوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ علامت وضع کی گئی ہے۔ جو کہ بذات خود ڈاکٹر صاحب کی ذہانت اور علمی کام کی دلیل ہے[۵]۔

یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے:

پہلا باب الامام الترمذی: یہ پہلا باب مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ کی مکمل سوانح حیات اسم گرامی کنیت، وطن، جائے پیدائش، علم حاصل کرنے کے لئے اسفار،، آپ کے جلیل القدر اساتذہ، آپ کے مایہ ناز تلامیذ، اپنے ہم عصر اور بعد کے ائمہ کرام اور محدثین عظام کی طرف سے خراج عقیدت، علم حدیث میں آپ کے بلند و بالا مرتبہ کا تعین، آپ کے فقہی مسلک کا بیان۔ آپ کی جملہ تصانیف، وفات اور آپ کے شہر ترمذ کے چند مشہور، معروف علماء کرام کا بیان[۶]۔

دوسرا باب جامع الترمذی: یہ باب ۷۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود لکھتے ہیں کہ میں نے اس باب میں مندرجہ ذیل امور کی تحقیق و تخریج کی ہے امام ترمذی کے اس عظیم الشان کتاب کا پورا تعارف، اس کے مشمولات اس کے ابواب کی تعداد، خصوصیات، علم حدیث میں اسی کتاب کا درجہ و مرتبہ، اس کتاب کے کل راویوں کی تعداد، روایات و احادیث کی کل تعداد، امام ترمذی کی اس مد میں ثلاثی، رباعی اور عشاری روایات و مرویات، امام ترمذی پر کئے گئے اعتراضات اور ان کے مدلل جوابات امام ترمذی کی حدیث میں منفرد اصطلاح جامع ترمذی کے عربی شروح، مختصراً اور اسی کے قلمی نسخے۔

جامع ترمذی کے قلمی نسخوں کی فہرست میں عالم اسلام میں موجود ۲۵ قلمی نسخوں کی فہرست شامل ہے۔ جو کہ نسخ جامع الترمذی المخطوطة التاریخیة کے عنوان سے چھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس طرح جامع الترمذی وشروحہ کے عنوان سے عربی زبان میں جامع الترمذی کے تیس ممتاز و منفرد شروح کا تعارف پیش کیا گیا ہے جو کہ کتاب کے صفحہ ۱۵۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۳ پر اختتام پذیر ہوتا ہے[7]۔

تیسرا باب: اس باب کی شروعات میں مصنف خود تحریر فرماتے ہیں: "خرجت فیه مئة واحد عشر بابا من ابواب الطهارة من جامع الترمذی"۔[8]

ترجمہ: "میں نے اس باب میں ایک سو گیارہ ابواب کی احادیث کی تخریج کی ہے"۔

آپ نے اس باب میں بڑی محنت شاقہ کر کے جامع ترمذی کی احادیث کی بڑے محققانہ انداز میں تخریج فرمائی ہے۔ مثلاً اس باب کی پہلی حدیث میں سترہ کتب احادیث کے حوالہ جات دیکر اس حدیث کے مصادر و ماخذ بیان فرمائے ہیں[9]۔

اس طرح جامع ترمذی کے ابواب الطھارت کے دوسرے باب ماجاء فی فضل الطھور کی پہلی حدیث کی تحقیق و تخریج سیکڑوں کتابوں کی مراجعت فرما کر اس حدیث کے ۵۸ ماخذ و مصادر بیان فرما کر علم حدیث میں تحقیق و تخریج کے نئے انداز کو متعارف کروایا ہے[10]۔ اس طرح یہ ساری کتاب تحقیق و تخریج سے بھری پڑی ہے۔

(۴) کشف النقاب عما یقوله الترمذی وفی الباب: یہ کتاب ڈاکٹر صاحب کے علمی، تحقیقی اور تخریجی کام کی ایک شاہکار ہے اور پوری دنیا کے ممتاز علماء کرام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے، اسکی کل پندرہ جلدیں مصنف کی اپنی حیاتی میں لکھ سکے، جبکہ پھر بھی یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ نہ سکا۔ اسلامی دنیا میں اس کام پر کئے گئے تحقیقی کام کا ایک بھرپور جائزہ پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ قدماء میں سے تین علماء نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تھا[11]۔

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ولما احد قدماء اذکر هذا المؤلفات الا ضمن المخطوطات المفقودة وغیرہ۔[12]

ترجمہ: "جو کچھ قدماء نے اس موضوع پر لکھا ہے وہ گم شدہ قلمی نسخوں کے ضمن ہی میں ہے"۔ آج تک تحقیق کرنے والے ان کتابوں تک پہنچ نہیں سکے۔

اهمیة البحث کے عنوان سے اس موضوع کی قدر و قیمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

عربی زبان میں اہم کتابوں کی ایڈیٹنگ یعنی تحقیق و تخریج اور تقدیم یعنی مقدمہ:

ڈاکٹر صاحب نے بعض ممتاز علماء کرام کی کتابوں کی تحقیق و تخریج اور تقدیم کے حوالہ سے بھی اہم خدمات سر انجام دی ہیں، جن کی روداد سخن کچھ یوں ہے:

۱) القصائد البنوریہ: اسی کتاب کے مقدمہ میں آپ لکھتے ہیں:

"جامعہ دیوبند اسلامیہ فی ضوء المقدمات البنوریہ کے بعد یہ کتاب ایڈیٹنگ کرتا ہوں"۔

اس کتاب میں ۲۸۰ صفحات ہیں۔ آپ نے مقدمہ میں حضرت بنوری کے حالات زندگی بھی لکھے ہیں۔

۲) المقدمات البنوریہ: یہ کتاب ۱۴۰۰ھ میں منصۂ شہود پر آئی، ۲۵۹ صفحات کی اس ضخیم کتاب میں حضرت بنوری کے بیس مقدمات کو یکجا کر دیا گیا ہے اس کتاب کی شروعات میں قطب الاقطاب حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ کے عربی کتاب الیاقوت والمرجان فی لغات القرآن پر حضرت بنوریؒ کا لکھا ہوا مقدمہ دیا گیا ہے۔

اس کے بعد دوسری کتابوں پر لکھے ہوئے مقدمے:

۳)المقدمۃ علیٰ مالابہ منہ المطبوع با لانکلیزیۃ۔ ۴)کلمۃ علیٰ کتاب اہل السنۃ اور اھل بدعت ایک حقیقت کا جائزہ۔ ۵)المقدمتہ علیٰ موارد الظمآن الیٰ زوائد ابن حبا ن۔ ۶)المقدمۃ علیٰ مسند الامام ابی حنیفۃ۔ ۷)المقدمۃ علیٰ فقہ المذاھب الاربعۃ الشیخ عبدالوھاب الزاھد المقدمۃ الحلبی (السوریا)۔ ۸)اعراب جزء الثلاثین۔ ۹)المقدمۃ علیٰ صورمن حیاۃ الصحابۃ[۱۳]۔ ۱۰)المقد مۃ علیٰ ایثار الانصاف فی آثار الخلاف سبط ابن الجوزی[۱۴]

آپ کی تصحیح، تحقیق، تخریج سے شائع شدہ کتابیں:

۱۱) معارف السنن شرح جامع الترمذی ستۃ اجزاء اشترکت فی تصحیح الثلا ثتہ الاخیر ۃ بکا ملھا و فی الجزئین فی بعض من المواضع۔ ۱۲)تحقیق و تخریج وتصحیح الامع الدراری شرح الجامع الصحیح للبخاری فی عشرمجلدات ضخمۃ۔ ۱۳)تصحیح و تحقیق انھاء السکن للشیخ التھانوی۔ ۱۴)تحقیق المحسن الاعظم والمحسنین۔ ۱۵)التحقیق و التصحیح ترجمان السنۃ فی اربع مجلدات ضخمۃ۔ ۱۶)جذب القلوب الیٰ دیار الحبیب۔ ۱۷)نفحتہ العنبر فی حیاۃ الشیخ محمد انور۔ ۱۸)فص الختام فی مسألۃ الفاتحۃ خلف الامام۔ ۱۹)التحقیق والتصحیح کتاب الوتر کلا ھما للشیخ البنوری۔ ۲۰)التحقیق والتصحیح یتیمۃ البیان للمحدث

العصر البنوری۔ ۲۱)التبلیغ والا صلاح الشیخ منصور الزمان الصدیقی۔ ۲۲)ختم النبوۃ الشیخ محمد ایوب الدھلوی۔ ۲۳)فتنۃ انکار الحدیث الشیخ المذکور۔ ۲۴)الخلیفۃ الثانی للدکتور عبدالوھاب۔ ۲۵)الا ستاذ المودودی و نتائج بحوثہ و انکارہ للشیخ محمد زکریا۔ ۲۶)تحقیق جزء عمرات النبی□۔۲۷)مؤقف الامۃ الاسلامیۃ من القادیانیۃ۔ ۲۸)فقہ الائمۃ الاربعۃ للدکتور عبدالوھاب۔ ۲۹)الحیاۃ الاجتماعیۃ للدکتور عبدالوھاب۔ ۳۰)الخلیفۃ الاول ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ للدکتور المذکور۔ ۳۱)ثمرۃ الکون للشیخ محمد ایوب الدھلوی۔ ۳۲)المتبنی القادیانی من ھو؟للشیخ المفتی محمود۔ ۳۴)ھدایۃ المھدیین للشیخ المفتی محمد شفیع۔ ۳۵)الادعیۃ الماثورۃ

اُردو زبان میں لکھی ہوئی کتابیں:

حضرت ڈاکٹر صاحب کی مادری زبان اردو تھی۔ اسی لئے اردو میں اپنامافی الضمیر بیان کرنے میں کامل دسترس و مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی کچھ مشہور اردو کتابوں کی فہرست کچھ یوں بنتی ہے۔

۱) **اسلامی آداب معاشرت** (چار حصص)

حضرت ڈاکٹر صاحب اس کتاب کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: چونکہ آج کل لوگ اسلامی آداب سے دور ہوتے جارہے ہیں، مسلمان غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہر چیز میں دوسروں کے غلام ہیں۔ غیر مسلم ہماری اچھائیاں اختیار کر رہے ہیں۔ جبکہ ہم دن بدن ان کی برائیاں اپنے اندر لارہے ہیں۔ جس معاشرت اور طرز زندگی سے وہ تنگ آگئے ہیں۔ ہم اسی کو شاندار ترقی سمجھ کر ان میں دو قدم ان سے بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔[۱۵]

۲) **اسماء الحسنیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے نام:** اس کتاب کے مقدمہ میں دعا کی فضیلت بیان کی گئے ہے یہ کتاب ۹۹ اسماء اللہ الحسنیٰ پر مشتمل ہے، ان ننانوے اسماء مبارک کی فضیلت خواص، فوائد، ذکر، وغیرہ کے بارے میں احادیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں۔[۱۶]

۳) **آرزوئیں اور حرص ولالچ:** ۵۱ صفحات کی یہ کتاب ان لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے جو فقط مال دولت، حب جاہ اور حرص ولالچ کرکے آخرت کے یقینی فائدے کو بھول کر دنیا کے عارضی فوائد حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، یہ کتاب دارالتصنیف کراچی نے شائع کی ہے، اشاعتی سلسلہ نمبر چالیسواں ہے[۱۷]۔

۴) **ثواب ہی ثواب:** ۵۸ صفحات کی یہ کتاب تسبیح، تحمید تہلیل، تکبیر کی فضیلت پر مشتمل ہے، یہ کتاب مختصر مگر جامع ہے۔ کتاب کا سلسلہ اشاعت ۵۸ ہے، دار التصنیف کی طرف سے ۱۴۱۶ھ میں شائع ہوئی ہے[۱۸]۔

۵) **جہاد:** ۲۹۸ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب اسلام کے ایک اہم موضوع جہاد پر ہے، کتاب کی شروعات میں ایک مبسوط اصلاحی مقدمہ شامل ہے اس کتاب میں بڑے بڑے بارہ عنوانات ہیں۔ جنہیں باب کی حیثیت حاصل ہے، ان عنوانات یا ابواب کی ترتیب اس طرح ہے:

آلات جنگ کی تیاری، سفر جہاد، امان دینا، صلح، جزیہ، مال غنیمت، جنگی قیدی، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا، یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنا، جہاد اور مجاہدین، مال غنیمت تقسیم کرنے کی اصول وضوابط[۱۹]۔

۶) **جنت:** اس کتاب کی ابتدا میں ایک مقدمہ لکھا ہے، یہ کتاب جنت کے حالات کی بابت قرآن وحدیث کی روشنی میں لکھی ہے، ۸۵ صفحات پر پھیلی ہوئی یہ کتاب دار التصنیف نے شائع کی ہے[۲۰]۔

۷) **دوزخ:** ۷۶ صفحات کی یہ کتاب دار التصنیف کی طرف ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹ع میں منصۂ شہود پر آئی اس کتاب کے سرورق پر اشاعتی سلسلہ نمبر نہیں لکھا گیا۔ اس کتاب میں دوزخ کی ہولناکیوں، عذاب جہنم اور دوسری ترہیب والی اشیا کا بیان ہے[۲۱]۔

۸) **دل کو موم کیجئے:** یہ کتاب دل کو نرم کرنے والی ایک سو احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے، اس کتاب میں کل ۱۲۰ صفحات ہیں، کتاب الرقائق سے تعلق رکھنے والی احادیث بڑے مؤثر پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کے کچھ عنوانات یہ ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی، دنیا کی محبت سے دل کو خالی رکھنا، کل کی فکر، حسد، بغض سے دوری حب جاہ مال سے اپنے آپ کو بچانا، مرنے سے پہلے قبر اور موت کی تیاری کرنا وغیرہ[۲۲]۔

۹) **عورت اور پردہ:** ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب ۱۹۹۳ء میں سفر افریقہ کے دوران لکھی تھی، ۵۱ صفحات کی اس کتاب میں عورت اور لباس، زیب وزینت وغیرہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، یہ کتاب مشہور، عرب اسکالر کی لکھی ہوئی کتاب "الحجاب لماذا؟" کی تلخیص ہے[۲۳]۔

۱۰) **غربت اور فقر وفاقہ:** ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کا ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے، جو کہ تین صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اس کے بعد غربت و مسکینی کے فضائل میں ایک سو احادیث بیان فرمائی ہیں یہ کتاب ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے، ۱۴۱۱ھ میں یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر آئی[۲۴]۔

ڈاکٹر صاحب بحیثیت ترجمہ نگار: آپ کے اہم تراجم کا تعارف کچھ یوں ہے:

۱) **اسلام اور تربیت اولاد:** ڈاکٹر صاحب بحیثیت ترجمہ نگار یہ کتاب شیخ عبداللہ ناصح علوان رحمتہ اللہ تعالیٰ کی عربی تصنیف (تربیت الاولاد فی الاسلام) کا نہایت، سلیس بامحاورہ اور عمدہ اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب اولاد کی صحیح اسلامی تربیت اور اصلاح کی بہترین رہنما ہے۔[۲۵]

۲) **اصلاح معاشرہ اور اسلام:** یہ علامہ شیخ محمد بن سالم بیحانی کی عربی تصنیف (اصلاح المجتمع) کا مطلب خیز اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کیا ہے؟ ایک عنوان خزانہ ہے خطباء واعظین، مبلغین کے لئے بے مثال تحفہ ہے، جس میں صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کی ان احادیث مبارکہ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ جن کا موضوع فاضل ترین اعلیٰ اخلاق، بلند ترین آداب، اسلامی قومی آداب واطوار اور دینی اقدار کی طرف دعوت دینا ہے[۲۶]۔

۳) **مقدس باتیں:** یہ کتاب ان احادیث طیبہ کا ترجمہ ہے جو نبی دو جہاں سرور کائنات ﷺ سے مروی ہیں اور آپ ﷺ نے ان کی نسبت حق تعالیٰ شانہ کی طرف کی ہے۔ انہیں احادیث قدسیہ کہا جاتا ہے۔ کتاب کی اصل متن کو علماء کرام کی ایک جماعت نے مرتب کیا ہے، جس میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ادبی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور موطا امام مالک کی احادیث قدسیہ کو یکجا کر دیا گیا ہے اور حاشیہ میں ان احادیث کے تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ نیز کتب مذکورہ کے مؤلفین کی حالات زندگی بھی سپرد قلم کئے گئے ہیں[۲۷]۔

۴) **مسلمان نوجوان:** یہ شیخ عبداللہ بن ناصح علوانؒ کی عربی تصنیف (حتی یعلم الشباب) کا معنیٰ خیز اردو ترجمہ ہے کتاب میں مصنف نے بعض ان نعروں کی حقیقت بیان کی ہے جو عام طور سے مسلمانوں کی زبان پر رہتے ہیں۔ مثلاً مسلمان نوجوان کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کی اوصاف وخوبیاں کیا ہیں؟ اس کے کاندھوں پر کیا کیا مسؤلیات وذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں؟ دین اسلام کی خصوصیات وامتیازات کیا ہیں؟ ان جیسے نکات پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کی اہمیت، افادیت، جامعیت، اور عمدہ اسلوب وانداز کو دیکھ کر حضرت مولانا نے اس کا ترجمہ کر دیا تھا۔ سب کے لیے علمی پونجی ہے، خصوصاً نوجوانوں، اسلام کے جیالوں مجاہدوں اور طلبہ کے لیے بہترین معلم اور مشعل راہ ہے[۲۸]۔

۵) **منتخب ریاض الصالحین:** یہ امام ابو بکریحی بن شرف نووی ۶۷۶ھ کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کی ان ابواب کا ترجمہ وشرح ہے جو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی شہادت الثانویہ الخاصہ (درجہ رابعہ) کی نصاب میں داخل ہیں۔ تعلیم بالغان کی نصاب میں شامل کی جانے والی کتاب ہے[۲۹]۔

۶) **اعمال صالحہ:** یہ کتاب حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی (متوفی ۶۴۶ھ) کی عربی تالیف کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب میں ارکان اسلام نماز، زکواۃ، روزہ حج، طہارت، جہاد، شہادت، نکاح، تلاوت کلام پاک، علم، ذکرو اذکار اور دیگر حسنات، نیکیوں اور اعمال صالحہ کی فضائل وثمرات سے متعلق گلدستہ احادیث ہے۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حضرت مولانا رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مجلس (یہ اصلاحی مجلس جو روزانہ عصر و مغرب کے درمیان جامعہ کے پارک میں ہوتی تھی اس میں اساتذہ اور طلبہ بیٹھتے تھے، لیکن حضرت کی مصروفیت کی وجہ سے آخر تک اس کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا) میں پڑھنے کے لئے اس کتاب کو منتخب فرمایا تھا[30]۔

۷) **تباہی کا سامان:** یہ فقیہ علامہ ابواللیث سمرقندی کی عربی تالیف (قرۃالعیون و مفرح القلب المحزون) کا ترجمہ اور شرح ہے اس کتابچہ میں صاحب کتاب نے نماز چھوڑنے، شراب نوشی، زنا، لواطت، سود خوری، نوحہ، زکواۃ نہ دینے، قتل، والدین کی نافرمانی کی سزا اور سامان لہو ولعب اور گانا بجانے کی حرمت سے متعلق احادیث کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم نے موضوع کی اہمیت و افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے اردو میں منتقل کر دیا اور ساتھ ہی اس کی شرح کر دی کتاب میں بعض ضعیف احادیث بھی آگئی ہیں۔ اس لئے ایسے موقع پر اصل مراجع کی طرف رجوع کرنا مناسب ہو گا۔

۸) **مجموعہ سیرت رسول ﷺ:** یہ کتاب نبی دوجہاں سرور دوعالم محمد عربی ﷺ کی سیرت سے متعلق ایک عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے، دو حصوں پر مشتمل ہے۔ صفحات ۸۳۴ ہیں۔اصل متن شیخ محمد احمد برانق کی زیر نگرانی رکھا گیا ہے۔

۹) **مختصر اسلام اور تربیت اولاد:** یہ حضرت مولانا حبیب اللہ کی کتاب (اسلام اور تربیت اولاد) کا اختصار ہے، جس کا تعارف پہلے ہو چکا ہے۔ یہ مختصر صرف ۳۲۶ صفحات پر ہے، اسلام اور تربیت اولاد چونکہ ضخیم اور طویل کتاب ہے۔ کتاب کی طوالت بعض مرتبہ اس سے فائدہ اُٹھانے میں رکاوٹ بنتی ہے اور بعض احباب اور بزرگوں کی طرف سے بھی اس کے اختصار کا شدید تقاضہ ہوا اس لئے مولانا نے اس کا اختصار کیا تھا تاکہ یہ گوہر نایاب ہر گھرانے میں موجود ہو اور ہر شخص کے لیے اس کا پڑھنا، اس سے فائدہ اُٹھانا اور اسے سمجھنا آسان ہو[31]۔

مذکورہ تصانیف کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے مندرجہ ذیل تصانیف و تراجم کے نام یہ ہیں۔

(۱) ہمارا معاشرہ، (۲) علماء مبلغین، اور مجاہدوں کے نام، (۳) راہ ہدایت و عمل، (۴) اسلام اور مزدور، (۵) مناجات سید احمد العلاوی، (۶) حالات کی تبدیلی اور وعظ و نصیحت، (۷) مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم

گاہیں،(۸) سنت نبویہ اور قرآن کریم،(۹) غیرت مند مؤمن باب کے نام، (۱۰) چالیس حدیثیں،(۱۱) شادی میں رکاوٹیں اور اسلام میں ان کا حل،(۱۲) نام و نمود اور ریاکاری،(۱۳) جنت کی نعمتیں،(۱۴) کدھر جا رہی ہو،(۱۵) رسول کریم ﷺ کی پچپن وصیتیں،(۱۶) عقل اور اس کا مقام،(۱۷) عورت اور معاشرہ،(۱۷) اخلاق حسنہ،(۱۸) ہلاکت وبربادی،(۱۹) فتنے ہی فتنے،(۲۰) دینی دوست،(۲۱) نماز نبویؐ،(۲۲) یقین و ایمان،(۲۳) توکل اور اعتماد،(۲۴) اسلام اور شادی،(۲۵) جنت کی چالیس راہیں، (۲۶) سر تسلیم خم،(۲۷) دجال اور ابن صیاد،(۲۸) خوف خداوندی،(۲۹) بیماریاں گناہوں کا کفارہ،(۳۰) اطاعت والدین، (۳۱) توکل اور صبر ،(۳۲) نصیحتیں اور وصیتیں، (۳۳) علامات قیامت، (۳۴) خطبات (جمعہ وعیدین، نکاح)،(۳۵) ادعیہ ماثورہ،(۳۶) دولت اور زندگی برائے اطاعت خداوندی،(۳۷) قتل و غارت،(۳۸) ندامت کے آنسو،(۳۹) رحمت خداوندی،(۴۰) معاشرہ کے ناسور،(۴۱) تعلیم الاسلام (عربی)،(۴۲ خانہ بربادی ہوشیار باش،(۴۳) گناہوں کے نقصانات، (۴۴) توبہ کرنے والیاں،(۴۵) توبہ واستغفار،(۴۶) ہائے میں مرگئی،(۴۷) بدنظری اور اس کے نقصانات،(۴۸) رفاقت کے آداب،(۴۹) شکر خداوندی،(۵۰) عرش تک پہنچیں،(۵۱) اصلاح مال،(۵۲) قیامت کی ہولناکیاں،(۵۳) حاجات روائی،(۵۴) خاموشی اور زبان کی حفاظت،(۵۵) مسجد کے پڑوسی،(۵۶) چھ نمبر،(۵۷) اللہ جل جلالہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، (۵۸) مومن کا ہتھیار،(۵۹) کامیابی اور کامرانی،(۶۰) مجھے یاد کر کے تو دیکھو، (۶۱) عبرت کا سامان، (۶۲) تواضع اور گوشہ نشینی،(۶۳) زہد و تقویٰ،(۶۴) دوزخ کی اسی راہیں،(۶۵) فضائل قرآن (۶۶) فضائل آیت الکرسی،(۶۷) مختصر جہاد نبوی ﷺ،(۶۸) المسلمون فی الہند (عربی)،(۶۹) السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ (عربی)،(۷۰) اہمیت الحجاب الشرعی، (عربی)،(۷۱) ہم اور ہمارے اخلاق،(۷۲) التعلیم القرآنیہ (عربی)،(۷۳) غزوہ بدر (ترجمہ)،(۷۴) تلخیص بہشتی زیور (تلخیص) (۷۵) امرت ان انادی لاالہ الا اللہ (عربی)[۳۲]

خلاصہ

جہاں حضرت مولانا کی شخصیت ایک اعلیٰ درجے کے مصنف، محقق، مدرس کی ہے، وہاں ایک کامیاب محدث بھی ثابت ہوئے، آپ ایک بہت بڑے اور عظیم محدث کے جانشین تھے گویا کے حضرت بنوریؒ کی بہت خصوصیات اللہ تعالیٰ نے مولانا صاحب کو عنایت کیں تھیں۔ حضرت بنوریؒ صاحب کا فیض اور برکات تھیں جو مولانا صاحب کو مختصر عرصے میں حدیث کے اہم کتابیں پڑھانے اور لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۔ آپ نے تخصص فی الحدیث کے لیے ایک مفصل اور تحقیقی مقالہ تیار کیا جو بعد میں السنة النبویہ و مکانتھا فی ضوءِ القرآن الکریم کے نام سے کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔

۲۔ آپ نے پی ایچ ڈی کے مقالے کے لیے الامام الترمذی و تخریج کتاب الطھارۃ من جامعہ کے نام سے ایک ضخیم کتاب تیار کی۔

۳۔ آپ نے کشف النقاب عما یقولہ الترمذی وفی الباب کے نام سے پندرہ جلد میں ایک بے مثال کتاب لکھی۔

۴۔ آپ نے احادیث مبارکہ میں سے لی گئی منتخب شدہ کتابوں کا اردو ترجمہ کیا۔

۵۔ آپ نے حدیث کی بہت سارے کتابوں اور حدیث کی شرح کی تصیح کا کام کیا۔

۶۔ آپ نے حدیث کی چند کتابوں پر مقدمہ بھی تحریر کیا۔

مراجع و حواشی

۱۔ عبدالحلیم، ماہنامہ بینات، رمضان المبارک، شوال المکرم فروری ج ۶۰ شمارہ ۱۰۹، ۱۹۹۸ء

۲۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ۔ المختار شرح الآثار ص ۲۴، دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۱ء

۳۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ۔ السنة النبویة و مکانتھا فی ضوء القرآن الکریم، مکتبہ بنوریہ ۱۴۰۸ھ، کراچی

۴۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ۔ الامام الترمذی و تخریج کتاب الطھارۃ ص ۱۸، مکتبہ بنوریہ ۱۴۰۸ھ

۵۔ ایضاً ص ۶۔۷

۶۔ ایضاً ص ۱۹۔۲۴

۷۔ ایضاً۔ تفصیل کے لیے اس کتاب کا صفحہ ۲۶ تا ۹۳

۸۔ ایضاً۔ ص ۱۶۵-۱۸۰

۹۔ ایضاً۔ ص ۱۵۸۔۱۶۳

۱۰۔ ایضاً۔ ص ۱۵۸۔۱۶۳

۱۱۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ۔ کشف النقاب عما یقولہ الترمذی وفی الباب ج ۱/۱۵۸۔۱۶۳، مجلس دعوت تحقیق ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۳ء کراچی

۱۲۔ ایضاً ص ۱۷۱

۱۳۔ د۔ عبدالرحمن الباشا، المقدمہ صور من حیاۃ الصحابہ ص ۴، غفوریہ عاصمیہ گلستان کراچی۔

۱۴۔ ابن جوزي / امام شمس الدین یوسف، ایثار الانصاف آثار الخلاف ص ۳۔۴، غفوریہ عاصمیہ گلستان کراچی۔

۱۵۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ، اسلامی آداب معاشرت حصہ اول ۸۔۹۔ دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۷ء کراچی، طبع سوم

۱۶۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ، اسماء الحسنی، اللہ تعالی کے پیارے نام، ص ۵ دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۱۷ھ کراچی، طبع سوم

۱۷۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ، اسماء الحسنی، آرزوئیں اور حرص ولالچ، ص ۶ دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۱۷ھ کراچی، طبع سوم

۱۸۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ، ثواب ہی ثواب، ص ۶ دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۱۷ھ کراچی

۱۹۔ مختار، ڈاکٹر حبیب اللہ، جہاد، ص ۶ دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۱۸ھ کراچی، طبع چہارم